(سرگزشت)

... اور میں پاکستان آگیا

ہندوستان اور پاکستان کا
آنکھوں دیکھا حال

الحاج پروفیسر ڈاکٹر سید منظر حسین کاظمی

ابن صفی

ابن صفی کا اصل نام اسرار تھا اور وہ بھی عمر میں مجھ سے چھوٹے لیکن میرے عزیز دوست یوں تھے کہ حسن منزل الٰہ آباد کے ایک مکان میں رہتے تھے جبکہ حسن منزل کے قریب ہی ایک کرایہ کے مکان میں میں بھی رہتا تھا۔ ادب نوازی، شعروشاعری اور مشاعرے اسرار کا جز وایمان

تھے اور یہی ہماری دوستی کی بنا تھی۔ مشہور شاعر نوح ناروی کے شاگرد تھے اور اسرار ناروی ہی کے نام سے شاعری کرتے۔ کبھی کبھی طغرل فرغان بنکر کہتے۔ گھر کیا تھا کتابوں، کاغذات اور فائلوں کا دفتر تھا۔ بہر حال میں انھیں شاعر ہی سمجھتا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں لکھنؤ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا اور اسرار سے جدائی ہوئی۔ پھر وہ غالباً ۱۹۴۵ء میں ایونگ کرسچن کالج الہ آباد میں پاپڑ بیلتے ہوئے اپنی دھاک بٹھاتے رہے۔ مصطفےٰ زیدی سے مل کر ۱۹۴۸ء میں ایک ماہنامہ ''نکہت'' کے نام سے نکالا۔

میں ۱۹۴۸ء میں پاکستان آ گیا۔ اس طرح مصطفےٰ زیدی اور اسرار دونوں سے اتنا دور ہو گیا کہ کسی کو ایک دوسرے کی خبر نہ تھی۔

پاکستان میں ابن صفی کے نام سے ناولوں کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ ہمارے گھر میں بیگم اور بچے سب اس کے شائع ہونے کا انتظار کرتے اور فوراً خرید کر لاتے۔ مجھے بھی بڑا لطف آتا۔ جاسوسی ادب میں جدت طرازی کا اسلوب بڑا پر لطف تھا۔ پلاٹ، باریک بینی اور مناظر کے ساتھ سائنس فکشن، گھریلو اور نفسیاتی مسائل، خاندانی و روائتی جھگڑے، مختلف اداروں اور حکومتوں کے مابین اختلافات اور تصادم کے وہ نقشے پیش کئے کہ اس کی روانی میں کھو کر انسان ایک نشست میں کتاب ختم کرنے کی کوشش کرتا۔ کرنل فریدی حمید اور عمران جیسے کرداروں کو لوگ حقیقی شخصیتیں سمجھنے لگے۔ ہندوستان جاتا تو ابن صفی کی ناول دے کر کسٹم کے تمام مراحل سے گزرے بغیر اطمینان سے نکل جاتا۔ دل میں بڑی خواہش تھی کہ یہ ابن صفی کون ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں پنجاب سے تبادلہ ہو کر کراچی آ گیا۔ غالباً یہ ۱۹۷۹ء کی بات ہے کہ فردوس کالونی کے ڈاکخانہ میں اپنے ریوالور کے لائسنس کی تجدید کرانے گیا۔ اندر ایک صاحب اور میرے سامنے ہی بیٹھے تھے جو مجھے غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے دوزدیدہ نگاہوں سے دیکھا اور تجدید لائسنس کے ٹکٹ لگانے کے بعد میری زبان سے نکلا کہ کہیں میں کسی پراسرار شخصیت کو تو نہیں دیکھ رہا۔ بس پھر کیا تھا۔ اٹھ کر لپٹ گئے کہ یار کہاں غائب رہے۔ میں نے تعریف کی کہ شاعر اسرار ابن صفی بن کر زیادہ خوبصورت لگا۔ ملنے ملانے کے وعدے ہوئے جو اپنی مصرفیات میں پورے نہ ہوئے اور ایک دن ۲۶ر جولائی ۱۹۸۰ء میں شاعر اور طبع زاد جاسوسی ناول نگار اسرار ابن صفی کے انتقال کی خبر پڑھی اور کسی کا شعر یاد آ گیا۔

ہم تری لاش کو کاندھا بھی نہ دینے آئے
ہم نے غربت میں تجھے زیرِ زمیں چھوڑ دیا